کتاب التوحید

حصہ پنجم

قرآنی آیت—۵

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى:

﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلاَّ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ مِنْ إِمْلاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ وَلا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ ذَلِكُمْ وَصَّاكُمْ بِهِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ﴾

ترجمہ: اور اللہ تعالی کا فرمان ہے: "آپ کہیے کہ آؤ میں تم کو وہ چیزیں پڑھ کر سناؤں جن (یعنی جن کی مخالفت) کو تمہارے رب نے تم پر حرام فرما دیا ہے، وہ یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو اور اپنی اولاد کو افلاس کے سبب قتل مت کرو۔ ہم تم کو اور ان کو رزق دیتے ہیں اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ علانیہ ہوں خواہ پوشیدہ، اور جس کا خون کرنا اللہ تعالیٰ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو، ہاں مگر حق کے ساتھ ان کا تم کو تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم سمجھو۔"[11][12]

الفاظ کی تشریح:

علامہ محمد بن عبد العزیز القرعاوی رحمہ اللہ کی شرح:

تَعَالَوْا	قریب آؤ، سامنے آؤ، یا توجہ کرو۔

[11] سورۃ الانعام، آیۃ: ۱۵۱

[12] نوٹ: شارح نے وہ اثر ذکر نہیں کیا جو مؤلف نے متن میں بیان کیا ہے، اور وہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ قول ہے: "جو شخص یہ چاہے کہ وہ محمد ﷺ کی وصیت کو دیکھے جس پر ان کی مہر لگی ہے، تو وہ اس آیت کو پڑھے: ﴿قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ أَلَّا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا﴾ (آیت کے آخر تک)۔ اور ابن مسعود جلیل القدر صحابی ہیں، ان کا پورا نام عبد اللہ بن مسعود بن غافل الہذلی، ابو عبد الرحمن ہے، جو صحابہ میں بڑے علماء میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ کا انتقال سنہ ۳۲ ہجری میں ہوا۔

أَتْلُ	میں پڑھ کر سناؤں، بیان کروں۔
مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ	وہ چیزیں جو تمہارے رب نے واقعی حرام کی ہیں، نہ کہ خود ساختہ باتیں یا محض گمان۔ اور "تحریم" کا لغوی معنی ہے: روک دینا، منع کرنا۔
أَلاَّ تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا	اس کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔
وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ مِنْ إِمْلاقٍ	اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو غربت یا افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو۔
وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا	اس کی وضاحت پہلے گزر چکی ہے (یعنی والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا)۔
الْفَوَاحِشَ	اس سے مراد تمام گناہ اور نافرمانیاں ہیں۔
مَا ظَهَرَ مِنْهَا	وہ گناہ جو تم اور لوگوں کے درمیان ظاہر ہوں (یعنی علانیہ گناہ)۔
وَمَا بَطَنَ	وہ گناہ جو تمہارے اور اللہ کے درمیان ہوں (یعنی پوشیدہ گناہ)۔

النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ	ان لوگوں کی جان جو مسلمان، یا معاہد کافر (جس کے ساتھ معاہدہ ہو)، یا ذمی (غیر مسلم جو اسلامی ریاست میں رہتا ہو)، یا مستامن (وہ غیر مسلم جو امان مانگے) ہو۔
إِلاَّ بِالْحَقِّ	اس سے مراد ہے (ایسے شرعی اسباب جن کی بنا پر قتل جائز ہے، جیسے) شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا، ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا، کسی بے گناہ کو جان بوجھ کر قتل کرنا جس کے بدلے قصاص میں اسے قتل کیا جائے گا، یا وہ دیگر صورتیں جن میں اسلام نے قتل کی اجازت دی ہے۔
ذَلِكُمْ	اس اشارہ سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جنہیں اوپر حرام قرار دیا گیا ہے۔
وَصَّاكُمْ	وصیت کا مطلب ہے تاکیدی حکم۔
لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ	تاکہ تم ان چیزوں کو سمجھو جو بیان کی گئی ہیں اور ان پر عمل کرو۔

اجمالی تشریح:

اللہ تعالیٰ اپنے نبی محمد ﷺ کو حکم دیتے ہیں کہ وہ دعوت کے مخالفین کو اس بات کی طرف بلائیں کہ وہ اس دعوت کے اُن نمایاں خطوط (بنیادی اصول) اور مضبوط وبلند و بالا قواعد کو توجہ کے ساتھ سنیں اور غور سے قبول کریں جن کو وہ ان کے سامنے بیان کرنے والے ہیں۔ اس آیت اور اس کے بعد والی آیات میں ان میں سے کچھ اصول بیان کیے گئے ہیں۔ چونکہ شرک ہر نیک عمل کو ضائع کر دیتا ہے، اس لیے اللہ نے ان حقائق کی شروعات شرک سے بچنے کی تنبیہ سے کی۔ اس کے فوراً بعد والدین کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیا۔ اور چونکہ اولاد کو قتل کرنا ایک بے وقوفانہ فعل ہے اور یہ اپنے ہی شجرۂ حیات کو کاٹ

ڈالنا ہے، اس لیے اللہ نے اولاد کے قتل سے منع کیا۔ یہاں فقر کا ذکر اس لیے کیا گیا کہ زمانۂ جاہلیت میں یہی سب سے بڑا سبب تھا جس کی وجہ سے لوگ اپنی اولاد کو مارتے تھے، ورنہ اصل یہ ہے کہ کسی بھی وجہ سے ناحق قتل کرنا حرام ہے۔ اور چونکہ اولاد کے قتل کرنے کی غالب اور عام وجہ فقر کا خوف تھا، اس لیے اللہ نے والدین اور اولاد دونوں کو رزق دینے کی ذمہ داری خود لے لی۔ پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تمام گناہوں سے روکا، خواہ وہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہوں یا چھپے رہیں۔ مزید برآں، چونکہ ناحق قتل معاشرے کے ڈھانچے کو کمزور اور تباہ کر دیتا ہے، جس سے افراتفری، تباہی، انتقام اور نفرت جنم لیتی ہیں۔ اسی لیے اللہ نے فواحش کے عمومی تذکرے کے بعد خاص طور پر اس سے منع کیا۔ آخر میں، اللہ نے ان تمام حرام کردہ چیزوں کی حرمت کے لئے "وصیت" کا لفظ استعمال کر کے انکی حرمت کو اور زیادہ مؤکد فرمایا تاکہ ہم انہیں سمجھیں اور ان پر عمل کریں۔

فوائد:

١. شرک گناہِ کبیرہ میں سے سب سے بڑا گناہ ہے، اور اس کے موجود ہوتے ہوئے کوئی نیک عمل صحیح نہیں ہوتا، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اسی کا ذکر فرمایا۔
٢. والدین کے ساتھ نیکی و بھلائی کرنا واجب ہے۔
٣. اولاد کو قتل کرنا حرام ہے، اور اس میں حمل کے چالیس دن پورے ہونے کے بعد اسقاطِ حمل (اسقاطِ جنین) بھی شامل ہے۔
٤. اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے رزق کی کفالت اپنے ذمہ لی ہے۔
٥. فقر کے ڈر سے حمل کو روکنے کی تدابیر اختیار کرنا جاہلیت کے کاموں میں سے ہے۔
٦. تمام بے حیائی کے کام اور ان کی طرف لے جانے والے اسباب و ذرائع حرام ہیں۔

۷.　اس جان کو قتل کرنا حرام ہے جسے اللہ نے حرام کیا ہے، سوائے حق کے ساتھ۔

۸.　اللہ تعالیٰ نے یہاں "بالحق" کی تفصیل بیان نہیں کی، لیکن نبی ﷺ نے ایک صحیح حدیث میں اس کی کچھ وضاحت فرمائی ہے، جس کا مفہوم ہے: شادی شدہ ہونے کے بعد زنا کرنا، ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کرنا، اور (قصاص میں) جان کے بدلے جان لینا۔

توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت (اس آیت اور توحید کا باہمی تعلق):

یہ آیت ہر طرح کے شرک سے، خواہ وہ کسی بھی صورت یا شکل میں ہو، ڈراتی اور منع کرتی ہے۔

مباحثہ:

۱.　مندرجہ ذیل الفاظ کی تشریح کیجیے:

أتل، ما حرم ربكم عليكم، ألا تشركوا به شيئا، وبالوالدين إحسانا، ولا تقتلوا أولادكم، إملاق، الفواحش، ما ظهر منها، ما بطن، النفس التي حرم الله إلا بالحق، ذلكم، وصاكم به لعلكم تعقلون-

۲.　اس آیت کی اجمالی تشریح کیجیے۔

۳.　اس آیت سے سات فوائد نکالیے اور ہر فائدے کے ساتھ اس کا مأخذ (حوالہ) بھی ذکر کیجیے۔

۴.　توحید کے ساتھ اس آیت کی مناسبت کو واضح کیجیے۔